ماہنامہ
نعت
لاہور
منتشراتِ نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 17 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطال باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 17 | اپریل 2004 | شمارہ 5

منتشراتِ نعت

مشیر خصوصی
چودھری رفیق احمد باجواہ
ایڈووکیٹ

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر۔ اظہر محمود

مینیجر: راجا اختر محمود

پبلشرز
راجا رشید محمود
صدر
ایوانِ نعت
(رجسٹرڈ)

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹرز: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز، لاہور

کمپیوٹر کمپوزنگ: مدنی گرافکس، فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

منتشراتِ نعت

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان کی چشمِ رحمت سے، کیا بتاؤں کتنی بار
میں بخیریت لوٹا موت کے دہانے سے
غوثؒ و قطبؒ و سالکؒ ہوں، یا ہوں سابقہ رُسل
جھولیاں بھریں سب نے اک بھرے خزانے سے
جب رشید کو ہر سال آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بلوائیں
کون روک سکتا ہے اس کو طیبہ جانے سے

....

سوچ لو، الفتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کتنی دل میں
فائدہ بعد میں کچھ ہو گا نہ پچھتانے سے

....

جو بھیک آقائے ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پہ بٹتی ہے
اسی سے ساری مخلوقِ خدائے پاک پلتی ہے

....

ہزار شکرِ خدا، بارھواں برس ہے ہمیں
درود پڑھتے ہیں ہر ماہ اہتمام کے ساتھ

....

اک جیسی رہی دونوں پہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت
پیار آپ سے رکھتے تھے جو یکساں مرے ماں باپؒ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدّتِ حشر کا کیا خوف و خطر احقر کو
ہوگا اس جا پہ پیمبر ﷺ کا جو جھنڈا موجود
ایک دن گود میں لے گی یہ جسد کو میرے
خاکِ طیبہ سے خدا رکھے یہ ناتا موجود؟

....

کام اپنا بن گیا محشر کے دن
مسکرائے آپ ﷺ ہم کو دیکھ کر

....

نمونہ چاہے جو تقلید کے لیے مومن
خدا کے پاک نبی ﷺ کی حیات کافی ہے
حضور ﷺ جامعِ جملہ صفاتِ خالق ہیں
مجھے رسولِ مکرم ﷺ کی ذات کافی ہے

....

یہ مجھ پہ مرے ربِ دو عالم کا کرم ہے
ہے الفتِ سرور ﷺ کا صلہ اشکِ ندامت
پا جائے گا دربارِ پیمبر ﷺ میں رسائی
آنکھوں سے اگر تیرا گرا اشکِ ندامت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو جو غور سے تو عزیزو ملے تمھیں
طوفِ نبی ﷺ کا گردشِ شام و سحر نشاں

....

خالق نے درود آقا ﷺ پہ جب فرض کیا ہے
کیسے یہ وظیفہ مرے اوراد میں کم ہو
سرکار ﷺ کریں لطف تو طیبہ ہو رسائی
قسمت جو معاون ہو تو پھر نعت رقم ہو
توفیق یہ محمودؔ مجھے دی ہے خدا نے
آقا ﷺ کا سنوں نام تو گردن مری خم ہو

....

عنقا ہوئے ہیں لطفِ خدائے کریم سے
اِسرا کی رات معنیٰ و صورت کے فاصلے
آہستہ ہی سہی، مگر آقا ﷺ کے نعت گو
طے کر رہے ہیں حسنِ عقیدت کے فاصلے

....

وہ سامنے ہے راہ مدیحِ نبوی ﷺ کی
تم نامِ خدا لے کے اسی راہ پہ چل دو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زیرِ نگیں ہے آپ ﷺ کے ہر کائنات بھی
ہے جنت الفردوس بھی جاگیر آپ ﷺ کی
قرآن خُلق آپ ﷺ کا ٹھہرا ہے بے گماں
ہر لمحۂ حیات ہے تفسیر آپ ﷺ کی

.....

توفیق ہی نہ تھی جسے نعتِ حضور ﷺ کی
مدحت نگارِ خالقِ اکبر نہیں ہوا
حامی رسولِ پاک ﷺ نہ جب تک مِرے ہوئے
اس وقت تک خدا مِرا یاور نہیں ہوا
رسوا جہاں میں اس لیے سب امتی ہوئے
آقا ﷺ نے جو سبق دیا، ازبر نہیں ہُوا

.....

شکوہ و شوکتِ دُنیا سے بُعد لازم ہے
یہی ہے سنتِ سرور ﷺ کہ سادگی چاہو

.....

مِرا خدا ہے مِری عرضداشت سے واقف
مجھے ہے طیبۂ اقدس میں دفن کی خواہش

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چہرۂ وَالشّمس کی چھب عرشِ عُلا نے دیکھی
شانِ وَالّیل لیے آپ ﷺ کے گیسو نکلے
نعتِ سرکار ﷺ ہر اک بوند لہو کی گائے
تیرِ الفت جو کسی دل میں ترازو نکلے
یہ الگ بات کہ ہوں شہرِ نبی ﷺ کی باتیں
یوں تو آنکھوں سے کبھی میرے نہ آنسو نکلے
ایسے ہر حکمِ پیمبر ﷺ پہ عمل کیوں نہ کریں
امن و ایثار کا جس میں کوئی پہلو نکلے

.....

خاموشیاں حضور ﷺ کے در پر ہیں باریاب
یہ بارگاہ وہ ہے کہ شورِ نفس نہیں
کیا ہے نماز جس میں خیالِ نبی ﷺ نہ ہو
ایسا ہے پھل کہ جس میں ذرا سا بھی رس نہیں

.....

نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ اور درودِ مصطفیٰ ﷺ
میرے اوراد و وظائف میں ہیں شامل رات دن

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وقت جب ہم پر پڑے گا پُرسشِ اعمال کا
لطف و اکرامِ نبی ﷺ درکار ہو گا دوستو
ان کی رحمت ہی ہمیں لے جائے گی فردوس تک
ہم کو جن کا قبر میں دیدار ہو گا دوستو
گردشِ عالم ہے کیا؟ سرکار ﷺ کے دربار کا
یہ طوافِ گنبدِ دوّار ہو گا دوستو

....

طیبہ سے واپسی پہ تو میں بھی تھا دیدنی
چمکا غبارِ راہ سے چہرہ کچھ اِس طرح
طعن اور لعن قسمتِ ابلیس ہو گئی
آقا ﷺ نے اُس کو کر دیا پسپا کچھ اِس طرح

....

نبی ﷺ سے عشق کی نسبت اویسیہ ڈھونڈو
اویسِ پاکؓ کی ہے ساری عاشقی میراث

....

نظر انداز مرے سارے جرائم ہو جائیں
مدحِ محبوبِ خدا ﷺ گر سرِ محشر کر لوں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوئیں قلم کی سبھی کاوشیں حضور ﷺ کے نام
یہی عقیدہ ہے جو فخرِ انتساب ہوا
چلا' یا شق ہوا سرکار ﷺ کے اشارے پر
وہ آفتاب ہوا' یا کہ ماہتاب ہوا

....

بھول سکتا ہی نہیں ہوں' یاد ہیں اپنی مجھے
آبِ شہر و سرورِ سرکار ﷺ سے لبریزیاں

....

یہ صبح و شام کی تغییر تو رحمت کے باعث ہے
سمجھتے ہیں جسے سب گردشِ ایام پر مبنی

....

اِس حقیقت کو نہیں جو مانتا' دیّوث ہے
میرے آقا ﷺ ہیں خدا کے آخری پیغامبر

....

سرِ دنا جو بلا کر نبی ﷺ سے باتیں کیں
نقاب اُلٹ چکا تھا حسنِ مستتر کا وجود

....

اسی سے بہتری محمودؔ ہو گی دین و دُنیا میں
مری دانشوری' دیدہ وری ہے مدحتِ سرور ﷺ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوئے اسباب جو انسان کی بہبودی کے
کھل گئے سیرتِ سرکار ﷺ کے ابواب کئی
ہیں جو مُزّمِّل و مُدّثِّر و یٰسٓ نبی
ان کو خالق نے عطا کر دیے القاب کئی
نام سرکار ﷺ کا لے کر جو نکل پڑتا ہے
اس جوانمرد کو دریا بھی ہیں پایاب کئی
بعدِ محبوبِ خدا ﷺ جانے کہاں سے آئے
اسود و مرزا و سجّاح سے کذّاب کئی

....

مرے ہر زخمِ عصیاں کے چمکنے سے، مرے لب پر
بنے درمان و مرہم نام آتا ہے محمد ﷺ کا
الم کی کیفیت میں بھی مدد سرور ﷺ سے ملتی ہے
خوشی کا ہو جو عالم، نام آتا ہے محمد ﷺ کا
اسی اک نام کی تکریم لازم ہے مسلماں کو
جہاں بھر میں مکرم نام آتا ہے محمد ﷺ کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ نے رب کو دیکھا اور منوایا زمانے سے
تو پھر ان کی بصارت اور دانائی میں شک کیسا
حدیثِ پاک میں ہے، رب ہے مُعطی اور وہ قاسم
تو پھر سرکارِ ہر عالم ﷺ کی آقائی میں شک کیسا

....

اس راز کا افشا تو کسی پر نہ ہوا ہے
سرکار ﷺ سے اِسرا میں جو رب کا ہے تعلق
دھڑکن کا جو ہے اسمِ پیمبر ﷺ سے علاقہ
تو نعت سے ہر جنبشِ لب کا ہے تعلق

....

محمد، فتح و احزاب، الِ عمران یاد آتی ہیں
"زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

....

نبی ﷺ کے نام لیوا بھی صداقت سے نہ منہ موڑیں
کہ تھی ضرب المثل سرکارِ ہر عالم ﷺ کی سچائی
رہِ شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی جانب نہ جو لپکا
لپک کر اس کو لینے کے لیے نارِ جحیم آئی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں مفتخر ہوں مقدر کی باریابی پر
کہ نعت گو ہے مرا بال بال، کیا کہنے
رسائی کیسے ہوئی خاک کی ثریا تک
نبی ﷺ کا پیار اور مُشتِ سفال، کیا کہنے
اُنھیں جلیل صحابہؓ بھی "آقا" کہتے تھے
یہ افتخارِ صہیبؓ و بلالؓ کیا کہنے
بُرے بھلے میں ہُوا فرق ان کے آنے سے
ہوئی تمیزِ حرام و حلال، کیا کہنے

....

کرشمہ تھا نگاہِ رحمتِ سرکارِ عالم ﷺ کا
ہوئی بخشش کی صورت میرے استغفار کرتے ہی
میں جب طیبہ میں اذنِ حاضری سرکارؐ سے چاہوں
اجازت مرحمت کرتے ہیں وہ اصرار کرتے ہی
مقام آقاؐ کا جب محمود سب دیکھیں گے چندھیا کر
بنے گی حشر کے ہنگام میں اقرار کرتے ہی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوچہ ہائے شہرِ آقا ﷺ میں قدم رکھتے ہوئے
ذکرِ سرور ﷺ کا مرے ہونٹوں پہ بیش و کم رہا
کھانے کو ہر شے جہاں بھر کی، وہاں ملتی رہی
پینے کو طیبہ میں اپنے واسطے زمزم رہا
چودہ سو تیئیس میں پیدل قبا جاتا تھا میں
اک لگن ایسی رہی، ایسا مرا دم خم رہا
بے سبب رب نے نہ کوئی چیز بھی تخلیق کی
کوئی تو آخر کو وجہِ خلقتِ آدم رہا

....

ٹکڑا جب سے مل گیا ان ﷺ کی سخاوت گاہ سے
ہو گئی بے گانگی سی مجھ کو جلبِ جاہ سے
وہ صلہ پائے گا محشر میں رسولُ اللہ ﷺ سے
یاد جو کرتا رہا آقا ﷺ کو دل کی چاہ سے
جو غلام ان کا ہُوا، وہ بے تعلق ہو گیا
منصب و اعزاز سے، اجلال سے، اور جاہ سے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بشارت اس کو طیبہ حاضری کی حق سے ملتی ہے
فراق و ہجر جس جس کو رُلاتا ہے پیمبر ﷺ کا
زمانے کی نگاہوں کو یہی منظر نظر آیا
مصائب میں بھی خادم مسکراتا ہے پیمبر ﷺ کا

....

قرآنِ پاک کا ہے ہر اک لفظ بے گماں
پیغامبر حضور ﷺ کا پیغام بر نشاں

....

نہ کیوں حرفِ غلط ہو جاتی سر افگندگی میری
ہُوا جو سائرِ عرشِ بریں کا مدح گو میں بھی

....

جو نہیں ہر نوع سے بے مثل ان ﷺ کو مانتا
لازماً وہ شخص ہے وحدانیت ناآشنا

....

مجھے جب دوریٔ طیبہ کا دل پر زخم لگتا تھا
تردّد ہی کبھی کرتا نہیں تھا اس کے مرہم کا

....

حدیثِ پاک میں ہے، حشر کی حدّت نہ پائیں گے
درودِ مصطفیٰ ﷺ سے، ہو گا سایہ عرش کا سر پر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صورت کوئی بنے تو مدینے کو چل پڑو
اِس قصد سے تو کم سے کم گھر سے نکل پڑو
پیشِ نظر ہو حکمِ حبیبِ خدائے پاک ﷺ
مومن ہو تم، نہ مالِ جہاں پر پھسل پڑو

....

لطفِ حضور ﷺ ساتھ نبھائے گا حشر تک
اُنسِ نبی ﷺ کی راہ میں گر ایک پل چلو
رُخ ہو جو شہرِ سرورِ ہر کائنات ﷺ کو
پاؤں تھکن سے چُور ہوں تو سر کے بل چلو

....

سیر خود قادرِ مطلق نے کرائی ان ﷺ کو
اس طرح پا گئی وہ ذاتِ گرامی معراج
چشمِ تخییل میں رہتا تھا مدینہ پہلے
میری آنکھوں کو نواسی[۸۹] میں ملی تھی معراج
غیرِ آقا ﷺ کی ثنا مجھ کو پیامِ ذلّت
مجھ سے شاعر کے لیے نعت سرائی معراج

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق نے مجھ کو سایۂ اکرام میں لیا
سوجھا مجھے جو نعت میں اک معتبر خیال
یوں مطمئن ہوں زندگی مختصر سے میں
لطفِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہتا ہے شام و سحر خیال

....

دیدِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو حق ہے مگر یہ یقیں نہیں
پایا ہے جاگتے میں کہ دیکھا ہے خواب میں

....

غیرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں اشعار کیوں کہوں
میرا خیال یہ ہے کہ یہ کوئی ہنر نہیں

....

میں نام لیوا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو تھا
کوئی بھی بات میرے لیے مسئلہ نہ تھی
جب میں تھا نعت گوئے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کیا
میرے لیے ملائکہ کی "واہ وا" نہ تھی

....

کم سے کم یہ ہے کہ اپنے لب تو کھلنے چاہئیں
حفظِ ناموسِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ تو غیرت چاہیے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ قصرِ استجابِ حضرتِ خالق میں جا پہنچا
چلا جو شخص تقلیدِ جنابِ کعبؓ و حسانؓ میں
دیے جلنے لگے کل رات سے یادِ مدینہ کے
اضافہ ہو گیا کیسا مرے دل کے چراغاں میں

....

کیوں گردشِ زمانہ نہ ہو اس کے زیرِ پا
جس کی طرف ہو شام و سحر چشمِ التفات
آسان ہو گا سوئے جناں حشر کو سفر
لے گی اگر ہماری خبر چشمِ التفات
کیوں کامرانیاں نہ قدم چومنے لگیں
کرتے ہیں جب وہ خیرِ بشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشمِ التفات
بے التفاتی سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، عدم
شامِ غم و الم کی سحر چشمِ التفات

....

الفتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، جادۂ جنت تھا بے گماں
اس راہِ مختصر پہ سب اہلِ نظر گئے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کبھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں پہنچاتے ہیں
کبھی آتے ہیں نظر صبر کے دشمن آنسو
اُمتی اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں دُنیا میں ذلیل و رسوا
میری آنکھوں سے تو نکلے اسی کارن آنسو

ذکرِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ترے ہونٹوں پہ ہے
کر بیاں تو داستانِ معرفت
دل میں رکھ شہرِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لگن
بن جا گردِ کاروانِ معرفت
ماسوا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نہیں
برزخِ کبریٰ میانِ معرفت
لیجیے انمول عرفانِ خدا
ہے مدینے میں دکانِ معرفت

اس میں در آتی ہیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یادیں ہر روز
یہ مقدر ہے مرے خانۂ بے در دل کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ شہرِ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بے تعلق ہو
پکڑ سکتے ہیں ایسی ہم کوئی راہِ عدم کیسے
قیامت میں نہ کوئی اور جب امداد گر ہو گا
حضورِ آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ آئیں گی امم کیسے

اسمِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وظیفے سے جو تدبیر کروں
مجھ کو اندازۂ تقدیر بھی ہو سکتا ہے
نعت کہتے ہوئے میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا
ذکر یہ باعثِ توقیر بھی ہو سکتا ہے

نشاں اس کا ملا شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
رہے جس بے نشاں کی جستجو میں
ہر اک بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب قولِ حق تھی
اثر کیونکر نہ ہوتا گفتگو میں

وہ بنا میرے لیے جامِ شرابِ کوثر
اُنسِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی جام پیا ہے جب بھی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں ہوں ممنون ان کے احساں کا
بخشی آقا ﷺ نے راستی کی صفت

....

ہم پیمبر ﷺ کی رحمتوں کے سبب
تا دمِ حشر خوش گمان گئے

....

دیکھ لیں عکسِ طیبہ کو آنکھیں
چاہتی ہوں کوئی اگر منظر

....

اصحابؓ پہ جو سرورِ عالم ﷺ کی نظر تھی
اے کاش! ہو کچھ اس کا اثر میری طرف بھی

....

تیرے قدموں میں ہر اک نعمت زمانے بھر کی تھی
سایۂ لطفِ نبی ﷺ جونہی ترے سر پر ہُوا

....

بہت ہے آج کل رقت سے اپنا یارانا
مدینہ یاد جو آیا، نکل پڑے آنسو

....

میں راہِ مدیح نبی ﷺ میں بڑھا
تو ہوتے گئے تجربے خودبخود

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دستِ آقا ﷺ میں رہی نبض سبھی نبیوںؑ کی
روزِ میثاق چھڑا تارِ ربابِ ہستی
اپنا آپ ان ﷺ کی وساطت سے دکھانا چاہا
کھولا خالق نے بہر سمت جو بابِ ہستی

....

الفت نبی ﷺ سے کس کو ہے کتنی، کسے نہیں
ایمان و کفر کی یہی سرحد ضرور ہے

....

نبی ﷺ ہیں مظہرِ حق، ظلِ رب، محبوب خالق کے
خدا کو دیکھنا ہے مصطفیٰ ﷺ کو دیکھنا گویا
کریں احکامِ سرکارِ جہاں ﷺ کی ہم جو پابندی
یہی رب تک پہنچنے کے لیے ہے واسطہ گویا
سویرے جو ہوا چلتی ہوئی آتی ہے مغرب سے
حضوری کا لیے پیغام آتی ہے صبا گویا
معین الدینؒ، داتاؒ، غوثِ اعظمؒ، مرتضیٰؓ، سرور ﷺ
عقیدت کا عجب پایا ہے ہم نے سلسلہ گویا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کی نعمتِ عظمیٰ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
مجھے دو سورۂ رحمان لا کر

کیا رب نے کرم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے
یہ ہم کو صورتِ انسان لا کر

مدیحِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کارآمد
رکھی میں نے سرِ میزان لا کر

خدائے پاک سے انسانیت کو
پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا عرفان لا کر

دکھایا مرتبہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب نے
کلام اللہ میں پیمان لا کر

....

ہر ایک نعت بہت سادگی سے کہتا ہوں
یہ دیکھو، چاروں طرف اس کے حاشیہ بھی نہیں

کوئی مقامِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا جانے
جڑے ہوئے بھی خدا سے نہیں، جدا بھی نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جیسے اب ہیں، ویسے ہی دیں گے دہائی اُمتی
روزِ محشر "یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا"

....

راہِ طیبہ کی عظمتیں مت پوچھ
منزلِ خلد کا یہ جادہ ہے

....

حشر میں لائق اعزاز وہ ہو گا، جس کو
نعتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشعار سے دلچسپی ہے

....

لوگ جب پہنچے دیارِ سرور و سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
بے بضاعت ان کا سب جاہ و چشم ثابت ہوا

....

ہر اک کو پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مدّاح پایا
یہی حال دانا و بینا کا دیکھا
نگاہیں ملائک کی حیرت کناں تھیں
عقیدہ جو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیدا کا دیکھا

....

ہو گئے سیراب سارے تشنگانِ معرفت
رودِ الطاف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بہائیں لذتیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب کو تسلیم تھا کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سا
راست گو اور امیں نہیں دیکھا

....

جن سے راضی مرے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں
ایسی اچھی صفات چاہتے ہیں
تم کو رغبت صلوٰۃ و صوم سے ہے
ہم سلام و صلوٰۃ چاہتے ہیں
نعت محمودؔ صبح و شام کہیں
ذوق یہ تا حیات چاہتے ہیں

....

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در سے ٹکڑے مانگنے کا یہ نتیجہ ہے
نظر آتی ہے اہلِ دہر کو فغفوریاں میری
نہیں ہوں واقفِ "پی آر" اور محمودؔ احقر ہوں
مگر نعتِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئیں مشہوریاں میری

....

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جانتے ہیں میرے قلبِ زار کی حالت
بیانِ حالِ دل اشعار میں دشوار ہوتا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قربِ حق کی منزلوں میں تو وہ ہمراہی نہ تھا
رک گیا ہمراہِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدرہ تک آیا ہُوا

....

ابنِ زہیرؓ اور بُصیریؒ تھے فیضِ یاب
مشہور ہے قصیدۂ بُردہ کا معجزہ
کام آئے گا ہمارے قیامت کے روز بھی
میرے حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منشا کا معجزہ

....

اگر ان سے نہ مدحِ مصطفیٰ صلِ علیٰ ہو گی
تو سب بے فائدہ گردانے جائیں گے قلم کاغذ

....

ہر بے سروساماں پہ کرم ان کا سوا تھا
یہ ایک تھی خاصیّتِ سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مجھ ایسے گنہگاروں کی جب ہو گئی بخشش
محشر میں کُھلی قدرتِ سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

....

مہجورئ طیبہ ہے مگر دل ہے منور
یادوں سے جو معمور ہے محمودؔ کا سینہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا در جو مری عقل نے دکھایا ہے
ہوئی ہے دافعِ کُل مشکلات دانائی
نبی ﷺ کو اپنی ذہانت سے استلام کرو
سمجھ سکو تو ہے عرفانِ ذات دانائی

....

یہ بھی تو ذرا سوچو، وہ ممدوح ہیں رب کے
کیا پوچھتے ہو، مدح سرا ان کا میں ہوں کیوں
سرکار ﷺ ہیں ماں باپ سے، اولاد سے بڑھ کر
ذوق ان کی محبت کا نہ ہو اور فزوں کیوں

....

بند ہوں آنکھیں تو وارد ہو سکینت قلب پر
کام کب آئیں درِ سرکار ﷺ پر بینائیاں
غنچہ کھولا طیبہ میں جو حسرت و ارمان کا
کم ہی نکلیں ان کی سب لمبائیاں چوڑائیاں
حشر کے بارے میں سب کچھ کہہ دیا سرکار ﷺ نے
باقی ہیں ہم جیسے بندوں کی قیاس آرائیاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کروں گا ناز، اگر نعت کے حوالے سے
مرے حضور ﷺ نے مجھ سے بھی کوئی کام لیا
سرِ نشور یہ حد درجہ خوش نصیبی تھی
چنا حضور ﷺ نے، اپنا مجھے غلام لیا
تمام انبیاءؑ سارے رسلؑ نے اقصیٰ میں
بحکمِ خالق و مالک انھیں امام لیا
ذرا جو شبہ ہوا ہم کو رنج و زحمت کا
تو اسمِ پاکِ نبی ﷺ ہم نے صبح و شام لیا

....

الفتِ رحمتِ دو عالم ﷺ کا
سودا دل کی دکان سے نکلا
جس پہ کندہ درودِ سرور ﷺ تھا
جوہر اک ایسا کان سے نکلا
نکلے آقا ﷺ جو عرشِ اعظم سے
عیسیٰؑ بھی آسمان سے نکلا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ لو حشر کے دن میرے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا
تزک و شوکت سے کوئی اور پیمبرؐ آیا

....

راضی ہوا ہے جس پہ خداوندِ ذوالجلال
لایا ہُوا کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دینِ مبیں نہیں
جو مانگنا ہو بے جھجک سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگ لو
آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا شہِ دُنیا و دیں نہیں
جب عالمین کے لیے رحمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
کیا کائناتیں آپ کے زیرِ نگیں نہیں

....

معراج ہے یہی کہ ''اَو اَدنی'' کے ذکر پر
لگتا ہے مجھ کو یوں کہ ہے پردہ اُٹھا ہوا

....

گر نہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مری مدد کرتے
بات ہوتی وہ جگ ہنسائی کی

....

پا کے نظارے شہرِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
میری آنکھوں نے نور پایا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنا حبیب رب نے کہا ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
رتبہ ملا ہے انبیاءؑ کے سربراہ کا
قدمینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جھکا جس کسی کا سر
سر اس کے آگے جھک گیا ہر کج کلاہ کا
پا لے گا کل وہ منزلِ فردوس لازماً
جو ہے مسافر آج مدینے کی راہ کا
رتبہ بڑھایا سب سے خدائے عظیم نے
میرے حضورِ محترم رحمت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
میں نے ہمیشہ وردِ صلوٰۃِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا
واحد وظیفہ ہے یہی شام و پگاہ کا

....

اس سے زیادہ صاحبِ ثروت نہ ہو کوئی
چوکھٹ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو خیرات پا سکے
میں کس طرح وہاں پہ نگاہیں اُٹھا سکوں
سمتِ مواجہہ کو تو سورج نہ آ سکے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امداد گر ہیں جیسے یہاں، روزِ حشر بھی
سرکار ﷺ ہوں گے ناصر و یاور اسی طرح

جو کیفیت ہے قلب کی اب، نفخ صُور پر
ہو گی بروئے روضۂ اخضر اِسی طرح

احباب میں، محبتِ سرور ﷺ کا، رب کرے
کرتا رہوں مَیں جذبہ اُجاگر اِسی طرح

ہوتا تھا جیسے آبِ مدینہ کو پی کے خوش
میں مطمئن رہا لبِ کوثر اِسی طرح

....

پوچھنا چاہو تو پوچھو مجھ سے تقدیرِ خیال
نعت گوئی سے ہُوا کرتی ہے تطہیرِ خیال

....

طاعت رسولِ پاک ﷺ کی کیوں میں نے کی نہیں
جتنا بھی ہے، ہے مجھ کو گلہ اپنے آپ سے

خوشبو نہ لے کے آئی ہو شہرِ حضور ﷺ سے
کچھ کہہ رہی ہے آج ہَوا اپنے آپ سے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مل گیا سرکار ﷺ کی رحمت سے اذنِ حاضری
میرا جب بھی طیبہ جانے کا ارادہ ہو گیا

باریابِ روضۂ سرور ﷺ جو خوش قسمت ہوا
دست بستہ با ادب وہ ایستادہ ہو گیا

روضۂ جنت کی خواہش جس کو ہو، وہ جان لے
رہنما فردوس کا، طیبہ کا جادہ ہو گیا

عزم اس کا زندہ باد اور حوصلہ پائندہ باد
عازمِ شہرِ نبی ﷺ جو پا پیادہ ہو گیا

....

اب مجھ کو رہنمائی کی حاجت کہاں رہی
طیبہ میں ہو گیا ہوں رسا، تو خضر! یہ دیکھ

غیرِ نبی ﷺ کی مدح ہے تخریب کا نشاں
تو کر رہا ہے دل کی عمارت کھنڈر، یہ دیکھ

ہر عرضداشت میری، خدا مانتا رہا
میں پا رہا ہوں مدحِ نبی ﷺ کا ثمر یہ دیکھ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکرام و عنایت سر بسر
اور سراپا لطف و رحمت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

....

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے ہیں سب کھلے ہوئے چہرے
یبوست آئی ہے ہر زِشت خُو کے ماتھے پر
رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوثر پہ جو ہمیں بخشے
لکھی ہیں حُرمتیں جام و سبو کے ماتھے پر
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی محمودؐ اسمِ اعظم ہے
اسی کی روشنی پاؤ نمو کے ماتھے پر

....

جو تقلیدِ خدا میں نعت کہہ دے
اسے کرّوبیاں کیونکر نہ دیں داد
جو احکامِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے پابند
وہی دُنیا و عقبیٰ میں ہے آزاد
مجھے اور میرے بچوں کو نبی جی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غلامی کی عطا فرمائیں اسناد

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں عابدِ معبودؐ خالق ہے محب
چاہیے اس ذکر میں بھی پوری پوری احتیاط

....

تجھے میں شام کو نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سناؤں گا
ذرا سا صبر کر، تو اک پہر توقّف کر
مجھے بھی خواب میں دیدِ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی
سنا ہی دوں گا تجھے یہ خبر، توقّف کر

....

استجاب اس کے عقب ہی میں چلا آئے گا
ہاتھ اُٹھائیں گے جو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے، آگے
اس کی خواہش پہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاد کیا کرتے ہیں
عرض کرتا ہے جو سر اپنا جھکا کے آگے
تم نے بھی دیکھ لیا، پائے گئے ہیں لوگو!
دم بخود لفظ کھڑے نعت سرا کے آگے

....

یہ معجزہ ہے کہ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو
حدیث ایک دی تو علم صد نکات دیا

☆☆☆☆☆

ﷺ

مرے سرکار ﷺ پاکستان کی اب تو یہ حالت ہے
زیادہ ہے مسائل میں تو کمتر ہے وسائل میں
تصرّف کے حوالے سے یہ قدرِ مشترک پائی
کہ الفت سرورِ عالم ﷺ سے ہے سارے سلاسل میں

طائرِ سدرہ تو رستے ہی میں تھک کر رہ گیا
ہو نہیں سکتی تھی اس کی سرِّ اسرا تک پہنچ
تیری قسمت میں نہیں سرمایۂ عشقِ نبی ﷺ
دوڑ سیم و زر کی جانب اور مایا تک پہنچ

کریں کیا' بات جب شہرِ رسولِ پاک ﷺ تک پہنچے
سوا اس شہر کے' کنکر کوئی دُر ہو نہیں سکتا
حیا و حلم میں عثمانؓ دامادِ نبی ﷺ یکتا
کوئی ابنِ ولیدؓ ایسا بہادُر ہو نہیں سکتا

درِ میخانۂ طیبہ پہ پہنچنے والے
شربتِ دید کو پیتے نہیں پیمانے سے

☆☆☆☆☆

ﷺ

جیسے ہے جاں وظائف و اوراد کی درود
شعروں میں بھی ہے "صلِّ علیٰ" مرکزی خیال
دینِ رسولِ پاک ﷺ کی تبلیغ کے لیے
ہے اعتبارِ صبر و رضا مرکزی خیال

میں سوچتا تھا کہ شہرِ نبی ﷺ میں پہنچوں گا
بفضلِ ربّ مرا تعبیر یاب خواب ہُوا
جبھی خدا کی رحیمی سمجھ میں آئے گی
درِ نبی ﷺ پہ کبھی تُو جو باریاب ہوا
مضامین اپنے' خدا کے کلام سے جو لیے
یہ راہِ شعر و سخن جادۂ صواب ہوا
حضورِ خالقِ عالم میں جب دُعا مانگی
دیارِ پاکِ نبی ﷺ میں مَیں باریاب ہوا
جو کی کتاب شہیدیؒ کے نام سے منسوب
یہ انتساب مجھے فخرِ انتساب ہُوا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشقِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی وہ لو دیتے ہیں
زخم مہجوریِ طیبہ کے جو پائے دل پر
آنکھ نے سایہ نہ دیکھا تھا کبھی سرور ﷺ کا
چھا گئے لطف و عنایات کے سائے دل پر
میرے آقا ﷺ کی توجہ کی نظر نے میٹے
آنکھ کی راہ سے جو زخم بھی کھائے دل پر

....

اپنے گرنے کی تو نوبت ہی نہیں آئے گی
ہے پیمبر ﷺ کا سہارا جو سنبھلنے کے لیے
اسمِ سرکار ﷺ ہے ہر دکھ کا مداوا لاریب
نام یہ لیتے ہیں تقدیر بدلنے کے لیے

....

ردائے عفو و رحمت ہم کو دے دیں رحمتِ عالم ﷺ
ردا شرمندگی کی ہے ہمارے منہ چھپانے کو
پڑھا کلمہ مگر سرکار ﷺ سے الفت نہیں کرتے
سمجھ لو تم نفاق و کفر کے اِس تانے بانے کو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدد سرکار ﷺ سے میں مانگتا ہوں
یہی تو میں نے اپنایا عقیدہ
زمیں پر تھوک وہ گرنے نہ دیتے
صحابہؓ کا رہا ایسا عقیدہ
میں خوش ہوں ذکرِ مولودِ نبی ﷺ پر
کسی کا جو ہے، وہ اس کا عقیدہ

....

اس کا رُخ طیبہ کی جانب ہی رہا ہے عُمر بھر
جو عقیدت ہے مِرے حرفِ ثنا میں جلوہ گر
دل کی باتیں صفحۂ قرطاس پر ہوتی رہیں
نعت کے ہر حرف میں، ہر اک صدا میں جلوہ گر
روشنی رہنمائی اہلِ دل پاتے رہے
سرورِ کون و مکاں ﷺ کے نقشِ پا میں جلوہ گر
جاؤ طیبہ میں کہ خود محسوس ان کو کر سکو
ہیں جو اپنائیتیں آب و ہوا میں جلوہ گر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمت کی سوچ طاعتِ سرور ﷺ میں ڈھل سکے
اذہان پر جو برف جمی ہے، پگھل سکے
آقا ﷺ کی جب نبُوّتِ کامل ہے آخری
کوئی نہیں جو دینِ نبی ﷺ کو بدل سکے

.....

مجھ کو "خوش آمدید" کہیں گے بہشت میں
مجموعے میرے نعت کے بسیار دیکھ کر
حیراں تھے سب ملائکہ میدانِ حشر میں
مجھ پر عطائے سیّدِ ابرار ﷺ دیکھ کر

.....

پوچھ پچھ جن کی ضروری ہے، وہ ہوتی جائے گی
جائے گا سرکار ﷺ کا خادمِ ارم کو شان سے

.....

دیکھتا ہوں خیال میں ہر روز
ساتھ گنبد کے، اک منارۂ نور

.....

نبی ﷺ نے سہارا دیا ناتواں کو
اک اعزاز یہ ناتوانی میں رکھا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شعر نکلا دل سے مدیحِ رسول ﷺ کا
آخر خریطہ بن گیا حسنِ قبول کا
کیسے وہ حرزِ جاں کرے اسمِ نبی پاک ﷺ
دیکھا نہ ہو کسی نے اگر منہ اصول کا

.....

ساری دُنیا کے جو محسن ہیں، انھوں نے لوگو!
کوئی احسان کسی پر تو جتایا ہوتا
آتا ابلیس تو لازم ہے کہ بندہ بنتا
ایک بار آپ کے دربار میں آیا ہوتا
جانے کرتے ہیں ثنا اوروں کی شاعر کیسے
حُسنِ دُنیا نے ہمیں بھی تو لُبھایا ہوتا

.....

جو لے کے جائے گا جنت میں عاصیوں کو بھی
ہے لطف دامنِ آقا ﷺ کا، آستیں کا کرم
مدحِ سرور ﷺ میں لکھ رہا ہوں سطور
طُرفہ پاتا ہُوں دل میں کیف و سرور

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسوۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ کو کر لو رہنما
ہے یہی انسانیت کے ارتقا کا آئنہ

رحمتِ سرکار ﷺ کی تصویر کافی ہے مجھے
توڑ ڈالوں گا میں ہر اک ماسوا کا آئنہ

الفتِ سرور ﷺ سے آ سکتی ہے اس میں روشنی
خاک و آتش کا ہے اور آب و ہوا کا آئنہ

خواب میں سرکار ﷺ کے آنے کی خوشخبری ملے
توڑ ڈالوں گا میں یہ سن کر انا کا آئنہ

....

رحمتِ مصطفیٰ ﷺ تھی سایہ فگن
پیچھے مدح و ثنا کے دیکھ لیا

نکلا باتونی "عاشقِ" حضرت ﷺ
جس کو بھی آزما کے دیکھ لیا

نعت گوئے نبی ﷺ کا گوہر نے
مضحکہ بھی اڑا کے دیکھ لیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو پیمبر ﷺ نے سکھائی ہے، وہی انسانیت!
ورنہ ہے سب عارضی اور واجبی انسانیت

قائم اس کی حدِّ فاصل سرورِ عالم ﷺ نے کی
سرسری انسانیت یا معنوی انسانیت

اب تو سچی بات ہی یہ ہے کہ غائب ہو گئی
نام لیواؤں میں ان ﷺ کے، تھی کبھی انسانیت

میرے آقا ﷺ! آپ ہی اس کا مداوا کیجیے
یوں کہ دُنیا میں پریشاں ہے دُکھی انسانیت

....

مجھ کو نعتِ پاک کی عظمت پہ پہنچا دیجیے
شاعروں سے کر رہی ہے شاعری سرگوشیاں

کان بھی اور ہونٹ بھی نعتوں سے مالا مال ہیں
کاغذی باتیں ہیں میری، کاغذی سرگوشیاں

راز کا افشا کیا ممنوع جب سرکار ﷺ نے
کیوں کرے گا آدمی سے آدمی سرگوشیاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مژدہ دیدِ حضورِ والا ﷺ کا
ہے اطاعت گزار دُنیا کو
صرف آقا ﷺ مدد کریں گے تری
دیکھ، تو مت پکار دنیا کو

....

فروغِ فن اسے کہیے، کمالِ فن کہیے
نبی ﷺ کی مدح سے ہے شعریت کی نشوونما
ملا ہے الفتِ آقا ﷺ کا درس آبا سے
بس اس طرح سے ہوئی شخصیت کی نشوونما
مرے وجود میں میرے حضورِ والا ﷺ نے
نہ ہونے دی ہے کبھی مصلحت کی نشوونما

....

اور ہر چیز تو پیچھے ہی مَیں چھوڑ آیا ہوں
حمد ہے صرف پیمبر ﷺ کی ثنا سے آگے
میں نے خود حاضری دی ہے تو یہ محسوس ہُوا
کوئی رفعت ہی نہیں ثور و حرا سے آگے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں یادِ سرورِ عالم ﷺ کے روشن ہوں چراغ
قمقموں کی عارضی سی روشنی کب تک بھلا
زندہ رہنا ہے تو کرنا زندہ ہستی کی ثنا
حسنِ فانی کی ثنا میں شاعری کب تک بھلا
ہے مسرت دائمی مدحِ رسولِ پاک ﷺ میں
دُنیوی خوشیوں پہ کرنا ہے خوشی کب تک بھلا
کب نبی ﷺ حالت بدلوائیں گے ناہنجار کی
دہر میں مسلم کی ناآسودگی کب تک بھلا

....

سکوں سفر میں بھی دیتی ہے جانے والوں کو
دیارِ سرورِ عالم ﷺ کی رہ گزر تنہا
خدا نے دیں کی رفاقت انھیں عطا کر دی
چلے جو قتلِ نبی ﷺ کے لیے عمرؓ تنہا

....

رُخ اس کا مدینے کی طرف ہی کو رہا ہے
دُنیا سے ہے یوں میرا جُدا طاقِ تمنا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چمکے وہ ستاروں کی طرح چرخِ عمل پر
ہوتی تھی صحابہؓ سے ملاقات کسی کی
دیکھو تو یہ ہے مدحِ پیمبر ﷺ کا خلاصہ
سنت کی مخالف نہ ہوں عادات کسی کی

فردِ اعمالِ سیہ اپنی جو کرنی ہو سپید
نعت گستر حشر کے ہنگام ہو جائے کوئی
جب شفاعت پر نبی الانبیاء ﷺ کی ہے یقیں
کس لیے وابستۂ اوہام ہو جائے کوئی

چونسٹھ برس کی عمر مری اِس پہ دال ہے
میں نے کرم حضور ﷺ کا پایا جگہ جگہ

اوّلِ خلقتِ جہاں ہیں وہی
آخری بھی پیام بر وہ ﷺ ہیں
وہ خدا کا حبیب ٹھہرے گا
رہنما جس کے عمر بھر وہ ﷺ ہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیارِ پیمبر ﷺ کی عظمت نہ سمجھی
ذکاوت نہ جب تک ہوئی ضم سمجھ میں
وہ ﷺ تخلیقِ اول، نبی آخری ہیں
جو آئے مؤخّر مقدّم سمجھ میں
اگر لفظِ ''حق'' لفظِ ''سرور'' ﷺ نہ سمجھے
کسے آئے جنت جہنم سمجھ میں

حرا کے غار کو دل میں بسائیں سارے دل والے
اُحُد کا، ثَور کا ہر دم جَبَل پیشِ نظر رکھیں

خطاب و فکر و قرطاس و قلم، ہر اک حوالے سے
جہاں کو واقعے جتنے سنانے ہیں، انھی کے ہیں

نو بہ نو عمدہ ردائف میں جو نعتیں لکھیں
شعر کیا نقد کے غربال میں ڈالے ہی نہیں؟

مدحِ نبی ﷺ سے ہٹنا نہ شیطاں کی مان کر
دیتا رہے ہزار خدا کی قسم تمھیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گا تو وہی دل سے ممکن اس میں زیادہ
سمجھے جو سرکار ﷺ کی مدحت کو عبادت
توفیق ملے تجھ کو کہیں اس پہ عمل کی
کہتا ہے تو سرکار ﷺ کی الفت کو عبادت
بس شرط یہ ہے، قلب کی گہرائی سے کہیے
پھر کہیے گا اظہارِ عقیدت کو عبادت
رکھو گے اگر پیشِ نظر حکم خدا کا
مانو گے پیمبر ﷺ کی اطاعت کو عبادت

....

ہر سر خمیدہ اس جا پاتا ہے سربلندی
درِ نبی ﷺ کے، میں بھی آیا ہوں سر جھکا کے
پکڑا گیا تھا یوں تو اپنے عمل کے ہاتھوں
لے آئے ساتھ اپنے، آقا ﷺ مجھے چھڑا کے
وہ خوش نصیب بندے اللہ کو ہیں پیارے
مادحِ مرے نبی ﷺ کے، جو لوگ ہیں سدا کے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کنایہ تک نہ ہو جس میں مدیحِ پاکِ سرور ﷺ کا
مرے نزدیک ایسا شعر تو بیکار ہوتا ہے
کریم آقا و مولا ﷺ کی توجہ اور بڑھتی ہے
اگر اظہار جذبوں کا سرِ دربار ہوتا ہے
جو غازی ہے، جو اصلاً صاحب کردار ہے بندہ
نبی ﷺ کے دشمنوں سے برسرِ پیکار ہوتا ہے

....

عرفانِ مصطفیٰ ﷺ کے سوا کیسے ہو سکے
عرفانِ کبریا ہو کہ عرفانِ کائنات
اس کا سبب ہے ذات رسولِ کریم ﷺ کی
اللہ نے بڑھائی ہے جو شانِ کائنات
اصحابؓ، اہلِ بیتؑ، ولیؒ سارے پھول ہیں
پھولا پھلا حضور ﷺ سے بُستانِ کائنات

....

یہاں ذکر ہوتا ہے اکثر نبی ﷺ کا
تو رشکِ محل کیوں نہ ہو میری کُٹیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو کہتے ہیں جنّتُ الفردوس
ہے اطاعت گزار کے قابل
التفاتِ حضورِ والا ﷺ ہے
ہر قصیدہ نگار کے قابل
میرے سرکار ﷺ کی عنایت ہے
سب صِغار و کبار کے قابل
تو نے شکوہ کیا پیمبر ﷺ سے
ہے خطا اِعتذار کے قابل

....

دیکھی تو کسی نے بھی نہیں، پر یہ سنا ہے
معراج میں پنہاں تھیں نہایاتِ تحیّرُ
طیبہ کے گلی کوچوں میں میں خوب پھرا ہوں
دیکھی ہیں وہاں میں نے کراماتِ تحیّرُ
پائی ہیں جو بندوں پہ عنایات نبی ﷺ کی
محمودؔ ہے دانندۂ اِثباتِ تحیّر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے شغلِ نعت میں خلوت گزینی
نہیں ویسے تو میں مردُم گزیدہ
نبی ﷺ کی نعت کا مضمون باندھو
مخمس ہو، غزل ہو یا قصیدہ

....

بتاتا اس کو اسمِ پاک سرور ﷺ
کوئی جو پوچھتا میرا عقیدہ
رضائے رب رضائے مصطفیٰ ﷺ ہے
یہی اک فلسفہ میرا عقیدہ
ہے تقلیدِ خدا نعتِ پیمبر ﷺ
یہ ہے راحت فزا میرا عقیدہ
لگی ہے گنبدِ خضرا کی جانب
نظر کا زاویہ میرا عقیدہ

....

نعوتِ پاکِ نبی ﷺ میں مرے کلام کا ہے
شمار روز و شب و سال و ماہ پر موقوف

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان کے دریوزہ گر سے کمتر ہے
ہو کوئی شاہ چاہے شاہوں کا
شہرِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مَیں خموش رہا
حوصلہ دیکھ کر نگاہوں کا
لطفِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ہو یقین جسے
کیا اثر اس پہ اشتباہوں کا

.....

گر اہم سمجھو اِتّباعِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے یہی آگہی کی پہلی کرن
روح کو جاں کو جگمگاتی ہے
راہِ طیبہ کی اعتباری کرن
اپنے رب سے "عظیم" کہلائی
مہرِ اخلاق کی طلائی کرن
میرا مضموں ہے آفتابِ قدم
اور مضمون کی ہے سرخی کرن

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوا اپنائیت کی دیکھی جو اٹکھیلیاں کرتی
مرے ہمراہ تھی طیبہ میں حیرانی بھر لمحہ
جونہی دل میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد کی مشعل ہوئی روشن
ضیا افگن تھیں کیفیاتِ وجدانی بھر لمحہ

.....

فضلِ خلّاقِ جہاں سے راستہ میرے لیے
شہرِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانا پہچانا ہوا
مانگنا رب سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیتے ہوئے
خدمتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی میں ہاتھ پھیلانا ہُوا
میں مبلّغ بھی درودِ پاک کا' شاغل بھی ہوں
یہ وظیفہ فضلِ رب سے میرا روزانہ ہوا

.....

جلسۂ سیرت بھی ہے تقریب اسی انداز کی
محفلِ مولود بھی جو اجتماعِ نعت ہے

.....

نورِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھنے کو چاہیے نورِ بصر
مہر چاہے جتنا چمکے بے بصر کے سامنے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محب جب آپ ہے اللہ ان کا
تو ان کے مرتبے کو کون پہنچے

.....

ہے طیبہ حاضری کی مسرت جو مستقل
تو دوریٔ مدینہ کے غم بھی ہیں مستند

افلاک و عرش کی جو مسلم ہے اہمیت
ذرّاتِ خاکِ ارضِ حرم بھی ہیں مستند

احسان ہیں خدا کے بھی برحق جہان پر
اور پھر نبی ﷺ کے فیضِ اتم بھی ہیں مستند

جو کچھ کہا خدا نے، کوئی اس میں شک نہیں
ارشادِ پاکِ شاہِ امم ﷺ بھی ہیں مستند

.....

احساس جو ہے خاکِ مدینہ میں نمو کا
دیتا ہے وہی خلد کے گلزار کا ادراک

.....

پندرھواں سال آ رہا ہے، رب کا ہے ایسا کرم
ہم مدینے کی طرف جاتے ہیں فرطِ شوق سے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبۂ اقدس کو جا، اور پھر کہیں پر بھی نہ جا
ایک ہی در کا گدا بن اور ہرجائی نہ ہو

تُو تہِ دل سے درودِ پاک اگر پڑھتا رہے
کیسے ممکن ہے کہ الفت کی پذیرائی نہ ہو

خالقِ عالم کی اُس بندے پہ کیونکر ہو عطا
جس کے سر پر رحمتِ محبوبِ حق ﷺ چھائی نہ ہو

حق شناسی کا اگر دل سے تمنائی ہے تو
ملحد و زندیق مت بن اور مرزائی نہ ہو

.....

اُمتی ہو کے، درود ان پہ تو کم پڑھتا ہے
تیرے کردار پہ غفلت کا یہ دھبّا کیسا

عَمرؓو بن عاص نظر بھر کے نہ جس کو دیکھیں
کیا کہوں، میرے نبی ﷺ کا تھا سراپا کیسا

ہم نے یہ اسمِ پیمبر ﷺ کا اثر دیکھا ہے
ایک لمحے میں ہر اک درد تھا عنقا کیسا

☆☆☆☆☆

اس کا ہے سدِ باب اطاعت حضور ﷺ کی
جتنا برائیوں کا ہے پرچار دہر میں
افسوس، ہم کو یاد نہیں فقرِ مصطفیٰ ﷺ
دولت ہی صرف رہ گیا معیار دہر میں
اے وائے، مصطفیٰ ﷺ کی محبت سے دور ہیں
کچھ صاحبانِ جُبّہ و دستار دہر میں
فکرِ نبی ﷺ سے جن کا تعلق نہیں ذرا
کہلا رہے ہیں آج وہ فنکار دہر میں

....

کیا ہے قلم کا مطمح و مقصد سوائے نعت
رکھتی ہیں اک یہی ہدف گویائیاں تمام
طیبہ کی جس کو دھن ہو گئی، اس پہ کس لیے
کرتے ہیں ضائع لوگ دل آرائیاں تمام
اظہر کے ساتھ بانوے ۹۲ میں غارِ ثور تک
میں صَرف کر کے پہنچا توانائیاں تمام

☆☆☆☆☆

میرے نبی ﷺ کی قدرت و رحمت پہ دال ہے
حاصل شدہ قبالۂ جنت کا حرف حرف
سچا کیا ہے ان کے خدائے کریم نے
سرکار ﷺ کی ہر ایک بشارت کا حرف حرف
حُضّار کے دلوں میں اترتا چلا گیا
مدحِ نبی ﷺ میں میری خطابت کا حرف حرف

....

کر کے روایت اور درایت کا اہتمام
قائم دلوں میں کی گئی ہے حرمتِ حدیث
اس کو مُحدّثین نے یوں مُنضَبط کیا
روشن مثالِ مہر ہوئی صُورتِ حدیث

....

انھیں بچانے کو ان کے بنے شفاعت گر
تمام عاصیوں کا، کر کے مصطفیٰ ﷺ احساس
جگاؤں کیسے میں سوتے میں اپنے آقا ﷺ کو
یہ کر رہا تھا فرستادۂ خدا احساس

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو ہو احساسِ ہجرِ شہرِ سرکارِ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
چین ممکن ہی نہیں، پائے کسی کل صبح تک
ایستادہ باغِ مدحِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رات بھر
جو رہے گا، پا ہی لے گا وہ کوئی پھل صبح تک
رات بھر بشریتِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ کرتا تھا وعظ
میں نے رکھا خانۂ دل کو مُقفّل صبح تک

....

مجھے اِس تصوّر نے معراج بخشی
میں قدمین میں ہوں، مرا سر جھکا ہے

....

بندہ رسا ببارگہِ کبریا ہُوا
پائی جو بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اس پہ نگاہِ لطف و کرم کبریا کرے
شفقت ہو جس پہ سرورِ رحمت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

....

"محمد" اور سورہ "آلِ عمران" یاد آتی ہے
"زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا"

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ اعزازِ جبیں سائی جو مل جائے
نہ کیوں ٹھوکر پہ اپنی بندہ سب لعل و گہر رکھے
ثنا لازم ہے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، مگر احکام بھی مانے
عمل کے بل پہ بندہ امتیازِ خیر و شر رکھے
جو ہو آئے مدینے سے، ہمہ اوقات وہ بندہ
نگاہوں میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کی ہر رہگزر رکھے

....

رحمت کے سیلِ آب کی سیرابیاں نہ پوچھ
یادِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آنکھ نم آلود ہو گئی

....

تھے ان میں چند بندے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ملے یوں تو ہمیں بندے ہزاروں

....

مجھ پہ احسان کرنا چاہے تو
باتیں ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے سنائے کوئی
یادِ سرکارِ ہر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
بھیگی آنکھیں مجھے دکھائے کوئی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دینِ نبی ﷺ کہ جس نے اخوت سکھائی تھی
اس کے بغیر دُنیا میں ہیں خواریاں بہت

میرا تو شغلِ نعتِ پیمبر ﷺ ہے مستقل
آتی ہوں راس لوگوں کو بیکاریاں بہت

سرکار ﷺ دیکھ لیجئے اپنا یہ حال ہے
دُنیا کمانے کے لیے دینداریاں بہت

اپنوں کے ہاتھوں خوار ہوئے ہیں حضور ﷺ ہم
مذہب کے نام پر بھی ہیں غداریاں بہت

محمود خود کریں گے مدد وہ کہ ہیں ترے
اندوہ و درد کافی تو لاچاریاں بہت

....

نہاں خانۂ قلب سے جو نکالی
تو فریاد پہنچے گی خیر البشر ﷺ تک

....

حضور ﷺ اس پہ نہ کیوں التفات فرمائیں
نبی ﷺ کو دے جو کوئی شخص واسطہ رب کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ مصطفیٰ ﷺ سے ہیں چلتے
رب کے جتنے بھی کارخانے ہیں

پاس نعلِ نبی ﷺ کا نقش رکھو
نقش باطل کے گر مٹانے ہیں

ان میں ہے اک درود سرور ﷺ کا
رب نے جو سائبان تانے ہیں

گائے تھے نعت کے جو بچپن میں
لب پہ اب تک وہی ترانے ہیں

روشنی بڑھتی جائے روز و شب
نعت کے یوں دیے جلانے ہیں

....

محبوبِ خدا آپ ﷺ تھے، جنت مجھے دی تھی
سرکار ﷺ حسیں، آپ کا وعدہ بھی حسیں تھا

....

ایسا آقا ﷺ کا حُسن انوکھا تھا
کب کسی کو بھی بدحواس کیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انتہا بھی کرے گا رب ان پر
میرے آقا ﷺ سے ابتدا کر کے
نعت پڑھتے ہوئے چلو تو سہی
راہِ الفت میں حوصلہ کر کے

....

حشر میں رُستگار ہوں گا میں
وہ توجّہ جو منعطف ہو گی

....

نبی ﷺ کی بات کہاں مولوی کی محفل میں
وہاں بہشت ہی کا بھاؤ تاؤ پاؤ گے

....

نگاہِ کبریا میں آ گئے ہیں
ہوئے جو نعت گو خیر البشر ﷺ کے

....

طیبہ سے آئے گرچہ کئی ماہ ہو گئے
روح و دل و نظر ہیں معطر اُسی طرح
میں بھی قصیدہ خواب میں ان کو سناؤں گا
آقا حضور ﷺ دیں مجھے چادر اُسی طرح

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان سے استمداد کی خواہش، امید الطاف کی
ہے مسلم اِس قدر، دیدہ وری ہے معترف
میزبانی کی ہے ان کی لامکان و عرش نے
رفعتِ سرور ﷺ کا، چرخِ چنبری ہے معترف
وہ عطا فرمائی رب نے دانش و حکمت انھیں
علم واقف اس سے ہے، دانشوری ہے معترف
موت آئے تو کسی کو مسکنِ سرکار ﷺ میں
وہ ہے، جس کی زندگی دائمی ہے معترف

....

اجازت مصطفیٰ ﷺ جب تک نہ دیں، کچھ ہو نہیں سکتا
کسی کو کیا بتاؤں میں کہ کیا کچھ ہے چھپا دل میں

....

فنا پذیر ہوئی ظلمتوں کی ویرانی
نبی ﷺ کے نور سے روشن ہُوا ہے رُوئے بقا
نبی ﷺ کی یاد سے غافل نہ ایک پل رہنا
تو روبروئے فنا ہو کہ روبروئے بقا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر کے احساناتِ سرور ﷺ کو فراموش، آخرش
کس لیے کرنے چلے ہیں لوگ کفرانِ حیات
رحمتِ سرکار ﷺ ہر مشکل میں تھی یاور میری
جھیلنے کو تو بہت جھیلے ہیں بُحرانِ حیات
زندگی سب کو ملی ہے میرے آقا ﷺ کے طفیل
مانگتے ہیں ہم سے کیوں کچھ لوگ تاوانِ حیات
کرتے ہیں اعراض جب حکمِ رسولِ پاک ﷺ سے
گویا قائم رکھ نہیں پائے ہیں میزانِ حیات

.....

کون ہے، جو نہ علم رکھتا ہو
خاکِ طیبہ ہے کیمیا کیسی
جس کو الفت نبی ﷺ سے ہے، اس کی
زندگی ہو گی بے ریا کیسی!

.....

جو صحابہؓ نے تواریخ کے صفحوں پہ لکھیں
جانثاری کی حکایات نہ دیکھی نہ سنی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوکبِ قسمت رہا اس شخص کا روشن تریں
حرفِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ جس کا مقدر ہو گیا
کثرتِ تذکارِ نورِ مصطفیٰ ﷺ کا فیض ہے
زندگی کا ایک اک لمحہ منور ہو گیا
پا نہیں سکتا کوئی پہنائیوں کی انتہا
ایک چھینٹا ابرِ رحمت کا، سمندر ہو گیا

.....

فرمائیں گے محبوبِ خدا ﷺ میری سفارش
وا ہو تو ذرا دستِ دعا میری طرف سے
آقا ﷺ کو خطاؤں پہ مِری، حرفِ ندامت
خود ہاتفِ غیبی نے کہا میری طرف سے
کیوں شاملِ حال اپنے ہو آقا ﷺ کی توجہ
جب ختم نہ ہو پائے انا میری طرف سے
احکامِ پیمبر ﷺ پہ عمل کچھ تو کروں میں
ہو کوئی تو سامانِ وفا میری طرف سے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ خوش نصیب شخص ہے در پر حضور ﷺ کے
وا جس کا روز دستِ تمنا دکھائی دے

قسمت پہ اس کی رشک کرو۔ خواب میں سہی
جس کو نبی پاک ﷺ کا چہرہ دکھائی دے

محشر میں اور جو بھی کچھ ہونا ہے ہو رہے
مجھ کو نبی ﷺ کی صورتِ زیبا دکھائی دے

آقا ﷺ کی عظمتوں کا پتا کیسے چل سکے
آنکھوں کے آگے جب کوئی پردہ دکھائی دے

محمودؐ کے مقام پہ ہوں گے رسولِ پاک ﷺ
محشر میں اک یہی تو سہارا دکھائی دے

....

بے کس بھی ہیں، بے بس بھی ہیں دُنیا میں مسلمان
تسکین و طمانیتِ توقیر عطا ہو

سرمایۂ کی خواہش، نہ وجاہت کی ضرورت
سرکار ﷺ ہمیں ثروتِ توقیر عطا ہو

ہر نعمتِ خالق کے جو سرکار ﷺ ہیں قاسم
پھر ہم کو بھی کچھ نعمتِ توقیر عطا ہو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کیوں نہ سرکار ﷺ کی رحمت نے مدد کی ہوگی
اپنے عصیاں پہ کسی دم جو تو پچتایا ہو

اس میں احساس تھکن تک کا نہیں ہوتا ہے
راہِ طیبہ میں کوئی کس لیے ستایا ہو

اس کو کیسے نہ عمرؓ کہ کے پکاریں سارے
جس کو خود سرورِ کونین ﷺ نے اپنایا ہو

....

الفت کا جو تم داعیہ رکھتے ہو نبی ﷺ سے
احکام کی تعمیل بھی بے چون و چرا ہو

یہ ہو گا ترا جانبِ افلاک ترفّع
مقصد ہی اگر حاضریٔ ثور و حرا ہو

جو فیصلہ میزاں کا ہے، وہ پل میں بدل جائے
اک جنبشِ ابرو سے گنہگار رہا ہو

گر نورِ نبی ﷺ دیکھنا ہو شپرّہ چشمو!
قرآں کو پڑھو اس کے لیے کور نگاہو!

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں مگن رہتا ہوں محبوبِ خدا کی نعت میں
ہے ذکاوت، زیرکی ہے اور دانائی مری
دوریٔ طیبہ کے گیارہ ماہ کو وہ دیکھ لے
جانچنا چاہے اگر کوئی شکیبائی مری

....

اُن کی اطاعت، اُس کی اطاعت ہے بے گماں
آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسے ملے ہیں، اسی کو خدا ملا
خدّامِ در حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں بادشاہ گر
زیرِ قدم انھی کے تو ظلِّ ھُما ملا
ممکن ہی کب رہا ہے، مرا سر کہیں جھکے
جب الفتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عصا ملا

....

بنا ابرِ عطائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چترِ کرم گستر
گھر جو تیرتے دیکھے ہمارے دیدۂ تر میں
سوائے مدحتِ محبوبِ خلّاقِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نہیں ہے کوئی اک اچھائی بھی عاداتِ احقر میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی ہے فیضِ کرم صاحبِ "رفعنا" کا
کہ ہم نے نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کے رفعتیں دیکھیں
طوافِ کعبہ کے دوران تھیں جو اہلِ زباں
وہ ہم نے طیبہ میں مبہوت صورتیں دیکھیں
دکھائے معجزے جس وقت میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بڑے بڑوں کی نگاہوں میں حیرتیں دیکھیں
فلک سے پوچھ لو، اس نے رسولِ آخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
درختوں پتھروں تک کی بھی چاہتیں دیکھیں
صحابہؓ کہ کے اُنھی پر خدا ہُوا راضی
جنھوں نے میرے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادتیں دیکھیں
خدا کے فضل سے پیشِ مواجہہ پایا
کبھی جو ہم نے تخیل کی طاقتیں دیکھیں
ہوئی ہے مدحِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اسے رغبت
مرے خیال کی جس جس نے ندرتیں دیکھیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازل سے الفتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کے متوالے
نبی ﷺ کے دشمنوں سے برسرِ پیکار آئے ہیں
نچھاور موت پر ان کی، حیاتِ جاودانی ہے
جو ناموسِ نبی ﷺ پر جان اپنی ہار آئے ہیں
نبی ﷺ کے نام کی حرمت پہ ہم بھی، اے جہاں والو!
شدائد جھیلنے کے واسطے تیار آئے ہیں
درِ خیبر سہی، کیسے نظر کی تاب لائے گا
لعاب آنکھوں پہ لے کر حیدرِ کرارؓ آئے ہیں

....

لاہور میں بھی اس پر رحمت ہے طیبہ جیسی
محبوبِ حق ﷺ سے جو بھی جی کو لگائے یکساں
سرکار ﷺ نے دیا ہے ایسا نظام، جس نے
اچھائی اور بُرائی، دونوں جتائے یکساں
ایسی مرے نبی ﷺ ہی کی ایک شخصیت ہے
جو جلوت اور خلوت میں سچ سنائے یکساں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسلّم اک حقیقت ہے یہی، آقا ﷺ کی نصرت سے
کہ غلبہ حق کو ہوتا ہے عطا، آخر کو باطل پر
تُو اسمِ اعظمِ آقا و مولا ﷺ اِس میں لیتا جا
تری کشتی، ارے او بے خبر! پہنچے گی ساحل پر
سبق خُلق و مروّت کا دیا وہ میرے آقا ﷺ نے
کہ پرتو اس کا ہے سارے طریقت کے سلاسل پر
مجھے لگتا ہے، شاملِ نعت کی محفل میں ہے رب بھی
عجب کیفیتیں طاری ہوئی جاتی ہیں محفل پر

....

صحابہؓ کی عظمت کے قربان جائیں
رہے دیکھتے رب کے مظہر نبی ﷺ کو
خدا آپ فریاد میری سُنے گا
پکارے گا جس وقت احقر نبی ﷺ کو
عمل پر نہیں ان کے حکموں کا پرتو
کروں یاد میں دل میں کیونکر نبی ﷺ کو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان دیتا ہے مگر زندہ ہے جیسے میں کہ تو
حرمتِ سرکار ﷺ کا اک اک سپاہی ہو بہو

فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ سے یارو یہ حقیقت کُھل گئی
ہاتھ ہے سرکار ﷺ کا دستِ الٰہی ہو بہو

کیوں احادیثِ نبی ﷺ پر ہم عمل پیرا نہیں
ہے کلام اُن کا، کلام اللہ کا ہی ہو بہو

تا قیامت ہے حکومت جن کی ہر اک چیز پر
روزِ محشر بھی انھی کی ہو گی شاہی ہو بہو

.....

سرِ محشر لگائے گا جو ان کے نام کا نعرہ
وہ لے جائے گا سب لوگوں سے سبقت ایک ہی پل میں

نظر جس وقت اُٹھے گی ہماری سمت آقا ﷺ کی
تو پا جائیں گے ہم بھی اذنِ جنت ایک ہی پل میں

مرے قلب وجگر میں، روح و جاں میں، فضلِ خالق سے
سرایت کر گئی آقا ﷺ کی الفت ایک ہی پل میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبت مصطفیٰ ﷺ کی ہو گی دل میں، لب پہ مدّاحی
تو ہم عسرت زدہ لوگوں کی ثروت منکشف ہو گی

جسے احساس ہو سرکار ﷺ سے رب کی محبت کا
اسی انسان پر طیبہ کی حرمت منکشف ہو گی

جو جویائے حقیقت سامنے پائے گا منزل کو
درودِ مصطفیٰ ﷺ کی اس پہ آیت منکشف ہو گی

رہے جو غیر متعلق سے دُنیا میں۔ سرِ محشر
نبی ﷺ کی نعت کی ان پر ضرورت منکشف ہو گی

نقوشِ پائے محبوبِ خدا ﷺ کو رہنما کر لو
اسی اقدام سے راہِ ہدایت منکشف ہو گی

جو ناموسِ پیمبر ﷺ کی اہمیت سمجھتے ہیں
انھی پر اہلِ الفت کی عزیمت منکشف ہو گی

.....

ظلمتِ ہجر میں دوزخ کی طرح جلتے ہیں
دوریٔ شہرِ پیمبر ﷺ نے چھڑائی چھاؤں

☆☆☆☆☆

حضور ﷺ بندہ و رب کے ہیں درمیاں برزخ
فضائے طیبہ خدا کا پتا بتاتی ہے
فقط ہے نسبتِ محبوبِ خالقِ عالم ﷺ
خدا سے بندۂ بیکس کو جو ملاتی ہے
قدم تو چلتے نہیں اپنے راہِ آقا ﷺ پر
زبان الفتِ سرور ﷺ کے گیت گاتی ہے
کوئی اطاعتِ سرور ﷺ کا خیال ہے کہ نہیں
ہمیں محبتِ سرکار ﷺ آزماتی ہے

....

جس سے ہے مستنیر مرا دل بھی، روح بھی
میرے لیے تو ایسا دیا ہے شعورِ شعر
یہ ماسوا کی سمت کبھی دیکھتا نہیں
یوں آشنائے حمد و ثنا ہے شعورِ شعر
اطلاق اس کا مدحِ نبی ﷺ کے سوا ہو کیوں
سرکارِ دو جہاں ﷺ کی عطا ہے شعورِ شعر

☆☆☆☆☆

بچا نہ کوئی عطائے حضورِ انور ﷺ سے
سبھوں کو سرورِ کونین ﷺ نے نہال کیا
تمام عمر گزاری نبی ﷺ کی یادوں میں
نہ کچھ شمارِ شب و روز و ماہ و سال کیا
حضور ﷺ کو نہ پسند آئی ہے کمی بیشی
ہر ایک کام انھوں نے بہ اعتدال کیا

....

مدینے اب بلایا جا رہا ہوں
نواسی[۸۹] تک رہا تھا نارسیدہ
جہاں میں ''نعت'' فصلِ مصطفیٰ ﷺ سے
ہے تنہا ایک ماہانہ جریدہ

....

غریبوں، بیکسوں، مظلوم انسانوں کے کام آنا
جنابِ رحمتِ عالم ﷺ کی سُنّت کا تقاضا ہے
حضوری کی اسے محمودؔ کچھ گھڑیاں میسر ہوں
نبی ﷺ کے نام لیوا کی سعادت کا تقاضا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دے کر ہمیں اطاعتِ سرکار ﷺ کا سبق
گویا کہ کبریا نے تھمائے نئے چراغ
ہر نور مستعار ہے نورِ رسول ﷺ سے
کیا ڈھونڈتے ہیں اپنے پرائے نئے چراغ
روشن جو پہلے تھے، انھیں بجھنے نہیں دیا
یادِ نبی ﷺ میں گو کہ جلائے نئے چراغ

....

حضور ﷺ آپ کی اُمت کو ساری دُنیا میں
لیے ہوئے ہے لپیٹے میں واقعات کا جال
حضور ﷺ باندھا ہے مغرب نے اہلِ دانش کو
کہیں لُغات کا ہے اور کہیں نکات کا جال
حضور ﷺ "آئی ٹی" کے نام پر خباثت نے
ہمارے گرد بُنا ہے تعیُّشات کا جال

....

رب نے چاہا کہ اس کا مثل نہ ہو
یوں تھا بے سایہ وہ تنِ پُرنور

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آتی ہیں اس میں اور بہت سی روانیاں
کرتی ہے مصطفیٰ ﷺ کی جو موجِ رواں صفت

....

از روئے قرآں جو اطاعت ہے رسولِ حق ﷺ کی
ہے وہی خالقِ عالم کی اطاعت برحق
سایۂ رحمتِ سرور ﷺ میں ہوئی ہے معدوم
گرچہ تھی حشر کے سورج کی تمازت برحق
ان سے الفت جو نہیں ہے تو یہ گمراہی ہے
راہِ الفت ہی تو ہے راہِ ہدایت برحق
خواب جو طیبہ پہنچنے کا نظر آیا تھا
نکل آیا ہے وہی خوابِ مسرت برحق

....

ہر بار نئی نعت سے خوشحال ہُوا ہوں
اس طرح سے کام آئی ہیں تنہائیاں میری

....

طیبہ تھا گاؤں پہلے اور کچھ نامور نہ تھا
اُن کے قدوم سے ہوا حرمت کا مستحق

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری دعا نے پر جو لگائے درود کے
اک آن میں اڑان سوئے آسمان لی
خدمت نہ مرتے دم بھی میں چھوڑوں گا نعت کی
میں نے خدا کے فضل سے یہ دل میں ٹھان لی
ہر کامیابی فوج کے دامن میں آ پڑی
سرکار ﷺ نے جو ہاتھ میں اپنے، کمان لی

....

رب کے کرم سے، لطفِ نبی کریم ﷺ سے
مدحِ رسول ﷺ کا مجھے دفتر عطا ہوا
آقائے کائنات ﷺ کے دربار سے مجھے
جو کچھ عطا ہوا، ہے، وہ بہتر عطا ہوا
میں نے تو جو نہ مانگا تھا، وہ بھی دیا گیا
کیا جانیے، یہ سب مجھے کیونکر عطا ہوا

....

ہے قبولِ درِ رسولِ خدا ﷺ
میرا جو کاغذی اثاثہ ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منفرد ہر شہر سے شہرِ نبی ﷺ ہے۔ ویسے تو
ایک ہی جیسی ہوا کرتی ہے مٹی ہر جگہ
دل کی گہرائی سے نامِ مصطفیٰ ﷺ لیتے رہو
اِس طرح پاؤ گے لوگو کامیابی ہر جگہ
ذرہ ذرہ اِس کرم کا شاہدِ عادِل ہوا
جاری ہے سرکار ﷺ کی بیکس نوازی ہر جگہ
رحمتِ سرور ﷺ سے گوشہ تک کوئی خالی نہیں
کیوں نہ ہو سرکار ﷺ کی مدحت طرازی ہر جگہ

....

محروم کی سمجھ میں وہ آئے گی کس طرح
جو کیفیت حضور ﷺ کے در پر رسا کی ہے
تا مرگ نعتِ سرورِ عالم ﷺ کہوں گا میں
تکریم قدسیوں میں مرے اِدّعا کی ہے
ہر وقت محوِ فکر و فنِ نعت ہو گیا
گو ہوں فنا پزیر، عنایت بقا کی ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یقیں، لپکیں گے شافع مصطفیٰ ﷺ امداد کو
دیکھتے ہی حشر میں صورت کسی غم گین کی
بھیج آقا ﷺ پر درود، اور التجا خالق سے کر
یوں نظر آ جائے گی صورت تجھے تسکین کی
فخر کی اک لہر سی اُٹھتی ہے میرے قلب سے
میں نے جو اقبالؒ کے اشعار کی تضمین کی
نعت کی خود بھی کتُب میں نے بہت تصنیف کیں
اور بہت مجموعہ ہائے نعت کی تدوین کی
فضلِ رب سے نعت کی خدمت کیے جاتا تھا میں
مجھ کو حاصل تھی مدد اِس باب میں نسرینؒ[1] کی

....

اور اس سے بڑھ کے مجھے حافظے کا کیا کرنا
وہ جس کو نعت ہو ازبر، وہ اور کیا چاہے
مقامِ کعبؓ و بُصیریؒ کا کچھ خیال کرو
جسے عطا ہوئی چادر، وہ اور کیا چاہے

☆☆☆☆☆
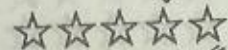
[1] بیگم راجا رشید محمود (مغفورہ)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل سے نبی ﷺ کی نعت کہہ اور اپنے آپ کو
بندِ گنہ سے، بندِ سزا سے رِہا سمجھ
اچھے بُرے کا فرق بتایا حضور ﷺ نے
اچھے کو اچھا کہہ تو بُرے کو بُرا سمجھ
تجھ کو ملی جو معرفت ربِّ کریم کی
یہ بھی مِرے کریم نبی ﷺ کی عطا سمجھ

....

بُرے اعمال کچھ تیرے بھی کم ہوں
شَفاعت تو ترے سرور ﷺ کریں گے
عطا کرنے کی خاطر آپ آقا ﷺ
ہمیں بھی سائلِ چادر کریں گے
سحابِ لطف آئے گا اُمڈ کر
گزارش یوں سرِ کوثر کریں گے

....

ان سے پوشیدہ کوئی اور نہیں
ان کے پیشِ نظر ہے ہر جانب

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علم و حکمت ہی سے کھولے سارے عُقدے دہر کے
ہر قدم آقا ﷺ کا تھا علم اور حکمت کا ثبوت

سن اٹھاسی تک نہ میں طیبہ میں حاضر ہو سکا
دے رہا تھا خود مرا دل داغِ حسرت کا ثبوت

قتل اس کا، جو کرے اقدامِ توہینِ رسول ﷺ
اس سے بڑھ کر اور کیا مومن کی غیرت کا ثبوت

....

یہ حُسن حال کا جو مدحِ مصطفیٰ ﷺ سے ہے
فقط ہے فردا کے نقش و نگار کی خاطر

جو سچ کہوں تو مرے شعرِ نعت سارے ہیں
نبی ﷺ کے روضے کے قرب و جوار کی خاطر

وہیں پہ فضلِ خدا سے بلایا جاتا ہوں
مری ارادتیں ہیں جس دیار کی خاطر

....

نظر کو جھکاؤ گے تو دیکھ لو گے
مدینے کے ذروں کی نورانیت کو

☆☆☆☆☆

اخبارِ نعت

سیّدِ ہُجویرؒ نعت کونسل
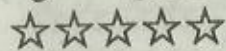
1- سید ہجویرؒ نعت کونسل (محکمہ اوقاف پنجاب) کے زیرِ اہتمام تیسرے سال کا چوتھا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ 4 مارچ 2004 (جمعرات) کو چوپال (ناصر باغ لاہور) میں نمازِ مغرب کے فوراً بعد شروع ہوا۔ صدارت رفیع الدین ذکیؔ قریشی نے کی۔ سابق ایس ایس پی امان اللہ خاں مہمانِ خصوصی تھے۔ اخلاق عاطفؔ (سرگودھا) مہمان شاعر کے طور پر شریکِ مشاعرہ ہوئے۔ نورؔ صابری (شجاع آباد) مہمانِ اعزاز تھے۔ کونسل کے چیئرمین راجا رشید محمودؔ (ناظم مشاعرہ) نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی سعادت حاصل کی۔

صاحبِ صدارت، مہمان شاعر، مہمانِ اعزاز اور ناظم مشاعرہ کے علاوہ یہ شعرائے نعت مشاعرے میں شریک ہوئے۔ علامہ محمد بشیر رزمیؔ، ڈاکٹر سردار سوزؔ (نیوجرسی، امریکہ)، ولایت حسین حیدری ایڈووکیٹ، محمد منشا قصوریؔ (کوٹ رادھا کشن)، یونس حسرتؔ امرتسری، روشن دین کیفیؔ (سمندری)، منیر حسین عادلؔ (سمندری)، ضیا نیرؔ، ڈاکٹر انجمؔ فاروقی، محمد لطیف، عابدؔ اجمیری، ایوب زخمیؔ، محمد اشرف شاکرؔ (سمندری)، محمد فیاضؔ (گوجر خان)، محمد طفیل اعظمیؔ، سید محمد اسلام شاہ، منصور فائزؔ، غلام رسول ساقیؔ (گوجرانوالا)، خواجہ محمد سلطان کلیمؔ، حافظ محمد صادق اور محمد صدیق عاجزؔ قادری۔ صدیق فتحپوری (کراچی) کی نعت ناظم مشاعرہ نے پڑھی۔ خواجہ غلام قطب الدین فریدی نے فروری کے مصرعِ طرح پہ کہی ہوئی نعت سنائی۔ عزیز الدین خاکیؔ القادری (کراچی) اور تنویر پھولؔ (کراچی) کی نعتیں مشاعرے کے بعد ڈاک سے وصول ہوئیں۔

طرح کے لیے ستارؔ وارثی کا یہ مصرع دیا گیا تھا:

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر، سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

"ستارؔ وارثی" نعت و منقبت کے حوالے سے بہت بڑا نام ہے۔ 8 مارچ 1985 کو واصل بحق ہوئے تھے۔ ماہنامہ "نعت" لاہور ان کی نعتیہ شاعری پہ ایک خاص نمبر چھاپ چکا ہے (مارچ

(1993

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں:

ذکی قریشی (صاحب صدارت): "اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

ہوں دوریٔ طیبہ سے مضطر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ

ہو ایک نگاہِ لطف اِدھر، گلشن میں در آئی ہے صرصر

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

ہر زخمِ دل سل جائے، تسکین کی دولت مل جائے

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

عاصی را بہ چشمِ لطف نگر

محشر میں ہو جب محسوس جلن، ہو آپ کی رحمت سایہ فگن

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

اخلاق عاطف (سرگودھا): سوچوں کو بصارت دے دیجیے، سینوں میں بصیرت بھر دیجیے

مہمان شاعر

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

عزیز الدین خاکی (کراچی): مسرور ہوں میں لمحہ لمحہ، یہ آپ کے ذکر کی برکت ہے

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

تنویر پھول (کراچی): "اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

ہے اپنا سہارا آپ کا در سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ

علامہ محمد بشیر رزمی: دُنیا بھی ہماری آپ سے ہے، عقبیٰ بھی ہماری آپ سے ہے

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

ڈاکٹر سردار سوز (امریکہ): خم بوجھ سے عصیاں کے ہے کمر، مجھ پر بھی خدارا ایک نظر

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

ولایت حسین حیدری: تو مقصدِ کل ہے جہانوں کا، تو آقا ﷺ حیدری جانوں کا

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

یونس حسرت امرتسری: "اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

ہو سایۂ رحمت ہم سب پر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ

روشن دین کیفی (سمندری): "اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

اے نورِ مجسم، اوجِ بشر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ

ضیا نیر (سمندری) "اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

اے تیرہ شبی میں رشکِ سحر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ

ہے تیرا اُجالا شام و سحر اے نورِ مجسم سیدنا ﷺ

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

صدیق فتحپوری (کراچی): ہم پر بھی عنایت بارِ دگر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

منیر حسین عادل (سمندری): "اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

اسرارِ حقیقت کے مظہر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ

عطاء الحق انجم فاروقی: "اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

طیبہ کی طرف ہو پھر سے سفر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ

محمد لطیف: خوشیوں کا گلشن مہکا ہے جب آپ کا نام لیا میں نے

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

عابد اجمیری: ہیں بحرِ الم میں غوطہ زن، کر دیجیے اب تو چشمِ کرم

"اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

ایوب زخمی: "اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ"

بس ایک نظر ہو جائے اِدھر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ

ابرار حامد' احمد حماد' حشمت علی قیصر' طاہر ناصر علی' محسن شکیب' بدر سلطان (گجرات)' شوکت علی شوکت' شوکت مرزا' علی سجاد رانا' محمد طفیل اعظمی' غضنفر ندیم' ملیحہ تنویر' شگفتہ نازلی اور رضوانہ کسک نے مشاعرے میں حصہ لیا۔ مدیر نعت نے تقریر کی' حمد و نعت و سلام پڑھا اور دُعا کرائی۔

2- 14-مارچ (اتوار) کو تحریک انجمن تعمیل اسلام کے زیرِ اہتمام بابا فرید روڈ (ریمکن روڈ) پر مدیرِ نعت نے سورہ البقرہ کے ۳۸ ویں رکوع کا درس دیا۔ درس قرآن کے بعد سوالات کا سیشن ہوا۔ آخر میں ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی نے درس کے نکات دہرائے۔

3- 22-مارچ کو ریڈیو پاکستان کے دینی پروگرام "صراطِ مستقیم" میں پندرہ روزہ "محفلِ میلاد" ریکارڈ کی گئی۔ قاری محمد اعجاز نے تلاوت کی۔ محمود احمد قادری' اختر قریشی' سرور حسین نقشبندی اور صوفی محمد عارف نے نعتیں پڑھیں۔ مدیرِ نعت نے "حضور ﷺ دُنیا کے سب سے بڑے انقلابی" کے موضوع پر تقریر کی۔ میزبان ضمیر فاطمی تھے۔ پیشکش مصطفیٰ کمال کی تھی۔

☆☆☆☆☆

آئندہ شمارے

مئی 2004	طرحی نعتیں (حصہ چہارم)
جون 2004	تجلیاتِ نعت

نعتیہ مجموعوں کے علاوہ راجا رشید محمود کی دیگر مطبوعات

(1) منظومات (نعتیں' مناقب' نظمیں) ۱۹۹۵-۱۶۰ صفحات (2) راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں) ۱۹۸۵' ۱۹۸۷' ۱۹۹۱-۹۶ صفحات (3) پاکستان میں نعت (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۳-۲۲۴ صفحات (4) غیر مسلموں کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۳-۴۴۰ صفحات (5) خواتین کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۵-۳۳۶ صفحات (6) نعت کیا ہے؟ ۱۹۹۵-۱۱۲ صفحات (7) اُردو شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول۔ ۱۹۹۶-۴۰۸ صفحات (8) اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد دوم۔ ۱۹۹۷-۴۴۰ صفحات (9) مدحِ رسول ﷺ (انتخابِ نعت۔ بچوں کیلئے) ۱۹۷۳-۱۹۸ صفحات (10) نعتِ خاتم المرسلین ﷺ (انتخاب) ۱۹۸۲' ۱۹۸۸' ۱۹۹۳-۱۶۴ صفحات (11) نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷-۲۷۶ صفحات (12) قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب۔ ۱۹۸۷-۹۶ صفحات (13) نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ مبسوط مقدمے کے ساتھ) ۱۰۲۷ نعتیہ منظومات۔ ۱۹۹۳۔ بڑے سائز کے ۸۱۶ صفحات (14) نزولِ وحی (تحقیق) ۱۹۹۸-۱۳۲ صفحات (15) شعب ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) ۱۹۹۹-۲۱۶ صفحات (16) تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ ۔ ۱۹۹۳-۲۵۶ صفحات (17) حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ ۱۹۹۵-۲۵۶ صفحات (18) میرے سرکار ﷺ ۔ ۱۹۸۷-۱۴۴ صفحات (19) حضور ﷺ اور بچے۔ ۱۹۹۳-۱۱۲ صفحات (20) درود و سلام۔ دس ایڈیشن۔ ۱۲۸ صفحات (21) قرطاسِ محبت۔ ۱۹۹۲-۱۴۴ صفحات (22) میلادِ مصطفیٰ ﷺ ۔ ۱۹۹۱-۴۸ صفحات (23) عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ ۔ ۱۹۹۱-۳۲ صفحات (24) احادیث اور معاشرہ۔ چار ایڈیشن۔ ۱۹۲ صفحات (25) ماں باپ کے حقوق۔ دو ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات (26) حمد و نعت۔ ۱۹۸۸۔ ۲۲۴ صفحات (27) میلاد النبی ﷺ ۔ ۱۹۸۸-۳۳۶ صفحات (28) مدینۃ النبی ﷺ ۔ ۱۹۸۸-۲۲۴ صفحات (29) سفرِ سعادت منزلِ محبت۔ ۱۹۹۲-۲۲۴ صفحات (30) دیارِ نور۔ ۱۹۹۵-۱۱۲ صفحات (31) سرزمینِ محبت۔ ۱۹۹۹-۱۱۲ صفحات (32) اقبال و احمد رضا۔ چار ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات (33) اقبال قائدِ اعظم اور پاکستان۔ دو ایڈیشن۔ ۱۶۰ صفحات (34) قائدِ اعظم' افکار و کردار۔ ۱۹۸۵-۱۶۰ صفحات (35) تحریکِ ہجرت۔ ۱۹۲۰۔ تین ایڈیشن۔ ۲۶۴ صفحات (36) ترجمہ خصائص الکبریٰ (37) ترجمہ فتوح الغیب (38) ترجمہ تعبیر الرؤیا (39) نظریہ پاکستان اور نصابی کتب۔ ۱۹۷۱-۲۶۴ صفحات (40) مناقبِ سید ہجویرؒ (انتخاب و تدوین) ۲۰۰۲-۷۲ صفحات۔ (41) سخن نعت۔ ۲۰۰۲-۲۴۰ صفحات (42) حمدِ خالق (انتخاب و تدوین) ۲۰۰۳-۲۳۲ صفحات (43) مناقب داتا گنج بخشؒ (انتخاب و تدوین) مشمولہ معارفِ اولیاؒ۔ ۲۰۰۳-۷۰ صفحات (44) طرحی نعتیں۔ حصہ اول (انتخاب و تدوین) ۲۰۰۳-۱۰۴ صفحات (45) طرحی نعتیں: حصہ دوم۔ ۲۰۰۳-۱۸۶ صفحات (46) مناقب خواجہ غریب نوازؒ (انتخاب و تدوین) زیرِ طبع

☆☆☆☆☆

ماہنامہ نعت، لاہور

اردو میں حمد کے موضوع پر اوّلین ماہنامہ

ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' کراچی

پہلا شمارہ فروری ۲۰۰۴ء شائع ہوگیا ہے

اس شمارے میں حضرت حسان بن ثابتؓ،، مولانا احمد رضا خاں بریلوی
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نقشبندی مجددی،، ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط (بھارت)
ڈاکٹر خورشید خاور امروہوی،، یونس ہویدا،، اختر ہاشمی اور طاہر سلطانی کی تحریریں شامل ہیں

منظومات .... فانی بدایونی،، صبا اکبر آبادی،، تابش دہلوی
راغب مراد آبادی،، امید فاضلی،، شبنم رومانی،، آفاق صدیقی،، منظر ایوبی
سحر انصاری،، خواجہ رضی حیدر،، تاجدار عادل،، رشید وارثی،، عزم بہزاد
گہر اعظمی، معراج جامی اور تنویر پھول

مدیر اعلیٰ
طاہر حسین طاہر سلطانی

قیمت :۔ ۲۵ روپے، علاوہ ڈاک خرچ

السکینہ بی، سی ۔۸، بلاک ۵، کہکشاں، کلفٹن، کراچی
فون :۔ ۵۸۷۔۳۴۸۱ ..... فیکس :۔ ۵۸۷۔۳۴۸۱
armughanehamd@hotmail.com